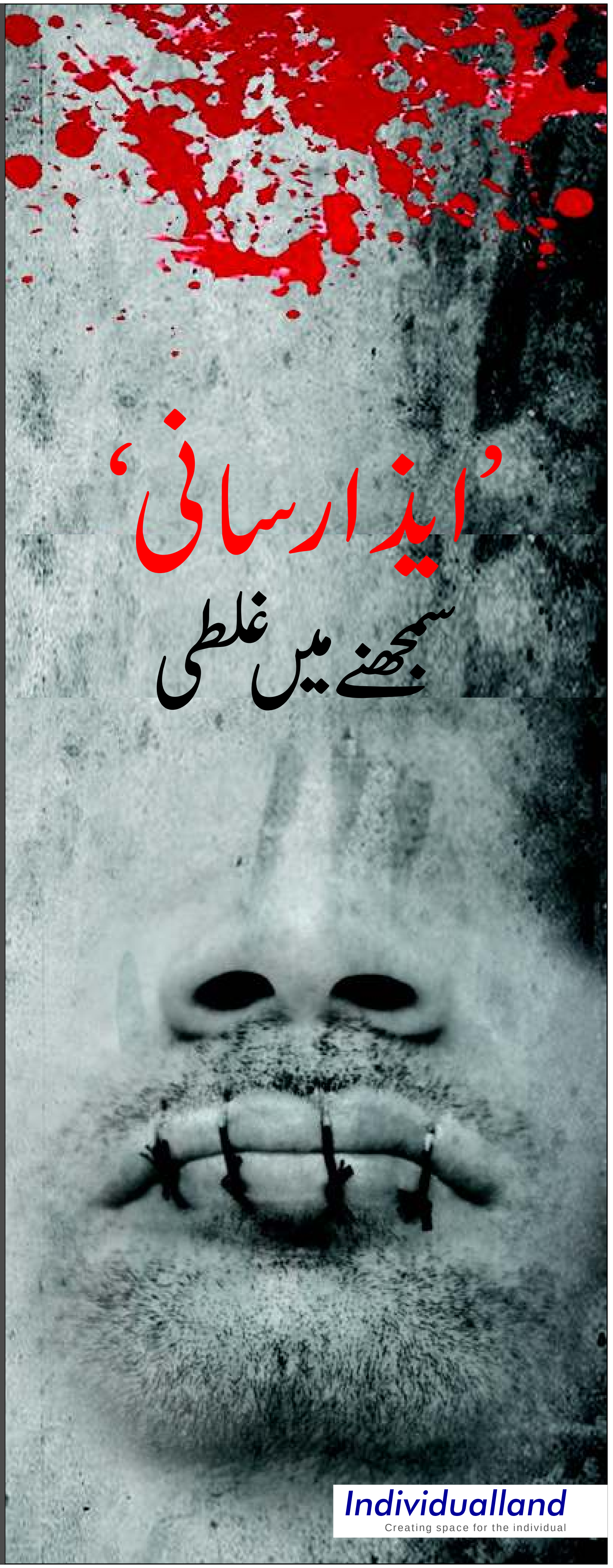

ایذا رسانی کیا ہے؟

اس سوال کا جواب شاید کافی واضع نظر آ رہا ہو، مگر ایسا نہیں ہے۔ کیا نیند سے محرومی ایذا رسانی ہے؟ کیا جنسی تذلیل بھی ایذا رسانی ہے؟ کسی شخص کو بجلی کے جھٹکے دینا؟ بظاہر، کسی فرد کو درد پہنچانے کے یہ تمام طریقے ایذا رسانی یا اذیت پہنچانے کے زمرے میں آتے ہیں، تاہم اگر یہ سب ایذا رسانی ہے، تو پھر ’تشدد‘ کی توضیح کیا ہے؟

لفظ ’ایذا رسانی‘ اور ’تشدد‘ میں سب سے واضع فرق اذیت پہنچانے میں ریاستی اداروں کا کردار ہے۔ جبکہ تشدد میں ریاستی اداروں کی شمولیت ضروری نہیں ہے۔

دنیا بھر میں، خصوصاً صحافی برادری جرائم پر رپورٹنگ کے دوران ان دو الفاظ کو آپس میں الجھا دیتے ہیں۔ حقیقتاً، بعض معروف صحافی بھی لفظ ’ایذا رسانی‘ کو صحیح سے استعمال نہیں کرتے۔ مندرجہ ذیل چار مثالوں سے میں پاکستان کے مختلف اخباروں میں لفظ ’ایذا رسانی‘ کا استعمال کیا گیا۔ جیسا کہ:

مثال ۱

’کیا اس تعلیم کے ذریعے ہم فائدے کی بجائے نقصان پہنچا رہے ہیں؟ کیا ہم ذہنوں کو کھولنے کی بجائے بند کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح بچوں کے ساتھ بدترین ایذا رسانی کر رہے رہیں؟‘

(دی نیوز انٹرنیشنل، ۲۴ مئی ۲۰۱۲)

مثال ۲

’اس عنوان کے ساتھ کہانی شائع ہوئی خاتون کو رشتہ داروں نے ایذا رسانی کا نشانہ بنا کے مار دیا، ایک خاتون اب جو ہمسایوں کے گھر پانی لینے گئی تھی تین رشتہ داروں نے ایذا رسانی کر کے مار دیا؛

(ڈان، ۹ جولائی ۲۰۱۲)

مثال ۳

’الزام کے مطابق، اوکاڑہ کے ایک قصبے سے تعلق رکھنے والا ۱۸ سالہ لڑکا پولیس کی ایذا رسانی سے ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش نہر میں پھینک دی گئی۔ اس کے نتیجے میں مقتول کے لواحقین نے ایک اہم شاہراہ کو بلاک کر دیا۔‘

(دی نیوز انٹرنیشنل، ۱۵ فروری ۲۰۱۲)

مثال ۴

’چیف جسٹس آف پاکستان نے پی پی پی کے سابقہ ایم پی اے کی جانب سے اسکول ٹیچر کی ایذا رسانی کے واقعے کا از خود نوٹس لے لیا۔ ایف آئی آر کے مطابق، ملزم نے اپنے غنڈوں کی مدد سے اسکول ٹیچر پر حملہ کر کے اس کی ٹانگیں توڑ دیں، جب اس نے ملزم کی مجرمانہ کارروائیوں کے خلاف اعتراض اٹھایا۔‘

ایکسپریس ٹربیون، ۱۳ مارچ ۲۰۱۲)

کیا یہ تمام ایذا رسانی کے واقعات ہیں؟

یاد رہے کہ لفظ ’ایذا رسانی‘ ان چاروں مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے، جبکہ حقیقتاً مثال ۳ ایذا رسانی کی صحیح مثال ہے۔ مثال ۲ اور ۴ تشدد کی مثالیں ہیں، جبکہ مثال ۱، ایذا رسانی اور تشدد، دونوں کے زمرے میں نہیں آتی۔ لکھنے والے نے صرف سنسنی کی خاطر ’بے دردی‘ کی جگہ ’ایذا رسانی‘ کا لفظ استعمال کیا ہے، یہ جانے بغیر کہ اس لفظ کا مطلب اصل میں کچھ اور ہے۔

اقوام متحدہ کا کیا کہنا ہے؟

ایذا رسانی کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن، ۱۹۸۴، کے مطابق، ایذا رسانی ’ہر وہ عمل ہے، جس کے ذریعے کسی شخص سے معلومات یا بیان حاصل کرنے کی خاطر جان بوجھ کر شدید ذہنی یا جسمانی درد یا تکلیف پہنچائی جائے، یا اُسے، یا کسی تیسرے شخص کو کسی جرم کے الزام میں سزا دینا جس کا اس پر شبہ ہو، یا اُسے، یا کسی تیسرے شخص کو ڈرانے یا دھمکانے کی خاطر، یا کسی تعصب کی بنیاد پر، درد یا تکلیف پہنچانے کا عمل، جو کسی عوامی نمائندے کے اکسانے، اس کی اجازت یا رضامندی سے کیا جائے۔ اس میں قانون میں عائد پابندیوں سے پیش آنے والا درد یا تکلیف شامل نہیں۔‘

ایذا رسانی، تشدد سے کیسے مختلف ہے؟

ایذا رسانی

- یہ ارادی عمل ہے
- اس میں شدید درد یا تکلیف شامل ہوتی ہے
- ریاستی اداروں کی شمولیت ضروری ہے
- اذیت پہنچانے کا عمل کسی بھی طرح کی معلومات یا ثبوت کی خاطر کیا جاتا ہے

تشدد

- تشدد کا ارادی ہونا ضروری نہیں
- یہ کسی بھی مقصد سے کیا جا سکتا ہے

ایذا رسانی غیر قانونی ہے

ایذا رسانی، ریاستی اداروں جیسا کہ پولیس، فوج، سکیورٹی فورس، لیویز، ملیشیا، فرنٹیئر کانسٹیبلری، انٹیلی جنس ایجنسیوں (انٹیلی جنس بیورو، انٹر سروسس انٹیلی جنس اور دیگر ایجنسیاں) کے ہاتھوں کسی مخصوص مقصد کی خاطر شدید ذہنی یا جسمانی درد یا تکلیف پہنچانے کا عمل ہے۔ اگر ایسے عمل میں ریاستی ادارے شامل نا ہوں تو اسے ’ایذا رسانی‘ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ ایذا رسانی کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن (یو این سی اے ٹی) کے تحت ریاستی اداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ’دیگر ظالمانہ، غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک اور سزائیں، جو ایذا رسانی کے زمرے میں نہیں آتیں، کی روک تھام کے لئے بھی ضروری اقدامات کریں۔‘

صحافیوں کا کردار

پاکستان میں ایذا رسانی کا عمل صرف قانونی طور پر حراست میں رکھنے کی جگہوں پر ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اس مقصد کے لئے خاص طور پر مختلف جگہیں کرائے پر حاصل کی جاتی ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں ایذا رسانی کی روک تھام کے حوالے سے مقامی قوانین موجود نہیں ہیں، البتہ جو قانون موجود ہے وہ خاص طور پر بیان یا معلومات حاصل کرنے کیلئے ایذا رسانی کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ ۱۹۷۳ کے آئین کے آرٹیکل ۱۴ (۲) کے مطابق، ’کسی بھی شخص کی ثبوت یا معلومات کی خاطر ایذا رسانی نہیں کی جائے گی۔‘ بدقسمتی سے آئین کی یہ شِق، ایذا رسانی کے صرف ایک پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اس شِق میں ایذا رسانی کی کوئی توضیح موجود نہیں ہے۔ یہ قانون نا تو ریاستی اداروں کے ہاتھوں ہونے والی ایذا رسانی جیسے بدترین عمل کیلئے کوئی سزا تجویز کرتا ہے اور نا ہی اس جرم کی شدت کے بارے میں کوئی معلومات فراہم کرتا ہے۔ شاید یہی ایک بڑی وجہ ہے کہ پچھلے چند سالوں میں ایذا رسانی کے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی رپورٹ کے مطابق، پچھلے دو سالوں میں کل ۱۲۵۸۰ افراد کو ایذا رسانی کا نشانہ بنایا گیا۔

باوجود اس کے کہ میڈیا مختلف اوقات میں ایذا رسانی کے واقعات کو سامنے لاتا رہا ہے، مگر وہ اس مسئلے کے خلاف عوامی آراء کو حرکت میں لانے میں ناکام رہا ہے۔ اس زمرے میں، ہم نے پاکستان کے ۱۱ شہروں میں ۲۷۶ صحافیوں کے ساتھ ایک سروے کیا (۱۰۱ الیکٹرونک: ۱۷۵ پرنٹ)، ۲۷۶ میں سے، ۱۸ فیصد کے خیال میں ایذا رسانی ہمیشہ جائز ہے، جبکہ ۴۶ فیصد کے خیال میں کبھی کبھار جائز ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں ایذا رسانی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ واضح رہے اقوام متحدہ کے کنونشن (یو این سی اے ٹی) کے مطابق ایذا رسانی کسی بھی حالات میں، حتیٰ کہ جنگ کے دوران بھی حق بجانب نہیں۔

info@individualland.com

’ایذا رسانی‘ کے واقعات کی رپورٹنگ میں صحافیوں کا کردار

’ایذا رسانی‘ کے واقعات پر رپورٹنگ کو موثر بنانے کیلئے صحافیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس سے متعلق مقامی اور بین الاقوامی قوانین سے آگاہ ہوں۔ ’ایذا رسانی‘ کے واقعے کی رپورٹنگ سے پہلے مندرجہ ذیل نکات پر عمل کرنا ضروری ہے:

۱۔ ایک رپورٹر کیلئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ وہ ایذا رسانی اور دیگر شرمناک اور غیر انسانی سلوک یا سزاؤں میں فرق کرنا جانتا ہو، اور واقعے کو مقامی اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں زیر بحث لائے۔

۲۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ ’ظالمانہ‘، ’غیر انسانی‘ اور ’ذلت آمیز‘ سلوک بھی قانونی اصطلاحات ہیں جو کہ بدسلوکی کے حوالے سے تکلیف کے مختلف درجات کا ذکر کرتی ہیں جو کہ ایذا رسانی میں پہنچائی جانے والی تکلیف سے ہمیشہ کم ہوتی ہے۔

۳۔ ایذا رسانی کے واقعات کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کی شناخت کی جائے۔ تاکہ واقعے کو بہتر طریقے سے رپورٹ کیا جا سکے۔

۴۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اس شخص کو کہاں اور کس وقت حراست میں لیا گیا، مثلاً گھر، گلی، عبادت کی جگہ یا کسی ملٹری بیس کے باہر وغیرہ۔

۵۔ تفصیلات جیسا کہ حراست میں لئے جانے کی انداز اً وقت، تاریخ، مہینہ یا سال کے موسم کا جاننا بھی ضروری ہے۔

۶۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ یہ سب کیسے ہوا؟ کیا کسی قسم کی بندش کا استعمال کیا گیا تھا؟ کیا وقوعہ پر کوئی چشم دید گواہ موجود تھے؟ اگر یہ معلومات حاصل کرنا مشکل ہوں تو یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اغوا ہونے والے شخص کو آخری دفعہ کہاں اور کس کے ساتھ دیکھا گیا؟ کیا اس شخص کو کسی قسم کی کوئی وارننگ دی گئی ہو یا اسے کسی پولیس اسٹیشن میں بلایا گیا ہو یا کیا وہ گلی میں ہونے والے کسی احتجاج میں موجود تھا، وغیرہ۔

ایذا رسانی کا شکار ہونے والے کے بارے میں جتنے شواہد اکٹھے کئے جا سکیں اتنا ہی نشاندہی کو حتمی بنایا جا سکتا ہے۔

ایک رپورٹر کے لئے مندرجہ ذیل معلومات حاصل کرنا اہم ہے:

- پورا نام (باپ کا نام)
- جنس (صرف نام سے اندازہ مشکل ہو جاتا ہے)
- تاریخ پیدائش یا عمر
- پیشہ
- پتہ
- وضع قطع، خصوصاً ایسی علامت جس سے شناخت میں آسانی ہو
- تصویر، زندہ یا اگر مردہ حالت میں پایا جائے (اس سے ماہرین کو علامات ڈھونڈنے میں آسانی ہوتی ہے)
- حراست میں لئے جانے سے پہلے کی جسمانی حالت کا اندازہ، کسی میڈیکل رپورٹ یا چشم دید گواہ کے ذریعے۔

انڈویجوئل لینڈ پاکستان کی ایذا رسانی کے خلاف کمیٹیوں کی تشکیل

انڈویجوئل لینڈ پاکستان نے چاروں صوبوں میں ایذا رسانی کے خلاف کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، جن کا مقصد قومی سطح پر وقوع پذیر ہونے والے ایذا رسانی کے واقعات کا اندراج اور رپورٹنگ ہے۔ یہ سی اے ٹی کمیٹیاں نا صرف ایذا رسانی سے متعلق آگاہی فراہم کریں گی بلکہ پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کو ایذا رسانی کو سمجھنے اور بہتر رپورٹنگ کے حوالے سے رہنمائی فراہم کریں گی۔ یہ کمیٹیاں اسلام آباد میں موجود سی اے ٹی فِیسلی ٹیشن ڈیسک کو نا صرف اپنی پیش رفت بلکہ ایذا رسانی کے واقعات سے بھی آگاہ کرتی رہیں گی۔ سی اے ٹی فِیسلی ٹیشن ڈیسک کا مقصد قومی سطح پر ایذا رسانی کے مسئلے اور واقعات کو منظر عام پر لانا ہے۔ اس ڈیسک کا ایک اور مقصد قومی سطح پر ملاقاتوں اور ایذا رسانی کے خلاف احتجاج کا انعقاد کرنا ہے۔ اگر آپ ایذا رسانی سے متعلق کسی واقع سے ہمیں آگاہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ضرور رابطہ کیجیے۔

www.individualland.com